جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد عامر گزدر

تصویر اور مصوری

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى الرَّجُلَ أَنْ يَصْنَعَ ذٰلِكَ.

جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویریں رکھنے اور اُن کے بنانے سے منع فرمایا ہے[1]۔

۱۔ سورۂ سبا (۳۴) کی آیت ۱۳ میں تصریح ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اپنی عمارتوں میں تصویریں اور مجسمے بھی بنوائے تھے۔ آیت میں اِس کے لیے 'تَمَاثِيل' کا لفظ آیا ہے جو بے جان اور جان دار، ہر چیز کی تصویر اور مجسمے کے لیے عام استعمال ہوتا ہے۔ یہ جس طریقے سے استعمال کیا گیا ہے، زبان و بیان کی رو سے اُس میں کسی تخصیص کی بھی گنجایش نہیں اور خدا کے کسی پیغمبر کے بارے میں یہ تصور نہیں ہو سکتا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے گا جو اصلاً شر ہو اور جسے بغیر کسی قید و شرط کے حرام قرار دیا جا سکتا ہو۔ پھر یہی نہیں، سورۂ اعراف (۷) کی آیات ۳۲-۳۳ میں مزید تصریح ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ صرف پانچ چیزیں حرام کی ہیں: ایک فواحش، دوسرے حق تلفی، تیسرے جان، مال اور آبرو کے خلاف زیادتی، چوتھے شرک اور پانچویں بدعت۔ لہٰذا یہ بات تو کسی طرح نہیں مانی جاسکتی کہ خدا کے دین میں تصویروں کی ممانعت علی الاطلاق ہے۔ چنانچہ فقہا نے بھی اِسے علی الاطلاق نہیں، بلکہ ذی روح کی تخصیص کے ساتھ ہی مانا ہے۔ لیکن روایت کے حکم اور قرآن کی تصریحات میں بظاہر جو منافات ہے، وہ اِس سے بھی ختم نہیں ہوتی، اِس لیے ضروری ہے کہ یہ ممانعت صرف اُس صورت کے لیے خاص قرار دی جائے، جب تصویر کوئی ایسا معاملہ کرنے کے لیے بنائی گئی ہو جسے اِن آیتوں میں حرام کہا گیا ہے۔ یہ، ظاہر ہے کہ اُنھی تصویروں اور مجسموں کے ساتھ ہو سکتا ہے جن کے ساتھ مشرکانہ عقائد وابستہ ہوں یا وابستہ کیے جا سکتے ہوں، یعنی مثال کے طور پر، لوگ اُنھیں ذی روح ہستیوں کی طرح یا اُن کے تعلق سے مقدس اور نافع وضار سمجھ کر اُن کی عبادت اور اُن سے استعانت کریں یا کر سکتے ہوں۔ اِس تخصیص کے بعد قرآن و حدیث میں کوئی منافات باقی نہیں رہتی اور روایت کا حکم ہر لحاظ سے واضح ہو جاتا ہے، مگر یہ سوال، اس کے باوجود باقی رہتا ہے کہ اِس کے لیے علی الاطلاق ممانعت کا اسلوب کیوں اختیار کیا گیا؟ اِس کا جواب، ہمارے نزدیک یہ ہے کہ مورتیں اور تصویریں اُس زمانے میں زیادہ تر پرستش کے لیے یا ایسی چیزوں اور ایسے اشخاص ہی کی بنائی جاتی تھیں جن سے متعلق مشرکانہ جذبات کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ تھا، مثلاً انبیا، فرشتے، جنات، اُن کے بسیرا کرنے کے درخت اور اُن کی سواری کے لیے پروں والے گھوڑے یا مذہبی علامات، جیسے صلیب وغیرہ۔ چنانچہ پورے اطمینان کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ روایت میں لفظ 'الصور' پر الف لام عہد کا ہے اور اِس سے وہی تصویریں اور مجسمے مراد ہیں جو مشرکانہ تصورات کے تحت بنائے گئے ہوں یا اُن کا باعث بن سکتے ہوں۔ آگے کی روایتوں کو مجموعی حیثیت میں اور تدبر کی نگاہ سے دیکھیے تو یہ حقیقت مزید واضح ہو جاتی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۵۱۲۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا جابر رضی اللہ عنہ ہیں اور اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۴۵۹۶۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۴۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۲۴۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۴۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۹۷۲۳۔

۔۔۔ ۲ ۔۔۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّوَائِيِّ، قَالَ:[1] إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ[2].

وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویریں بنانے والوں پر لعنت کی ہے۔[1]

۱۔ یعنی وہ تصویریں جن کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ اُن پر، ظاہر ہے کہ لعنت ہی ہونی چاہیے، کیونکہ قرآن نے جگہ جگہ واضح کر دیا ہے کہ جو لوگ جانتے بوجھتے اللہ کے شریک ٹھیرائیں، وہ اُس کی رحمت سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ تاہم یہ لعنت اُنھی مصوروں پر ہوگی جو یہ تصویریں مذہبی عقیدت کے جذبے کے ساتھ بنائیں اور اُن کے بارے میں وہی کچھ مانتے ہوں جو اُن کے پوجنے والے مانتے ہیں یا اُن لوگوں کے لیے بنائیں جو اِسی جذبے اور اِسی مقصد سے تصویریں بنواتے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ یہ روایت صحیح بخاری، رقم ۲۲۳۸ سے لی گئی ہے۔ اِس کے راوی تنہا وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند ابن جعد، رقم ۵۱۵۔ مسند احمد، رقم ۱۸۷۵۶، ۱۸۷۶۸۔ صحیح بخاری، رقم ۲۰۸۶، ۵۳۴۷، ۵۹۶۲۔ مسند حارث، رقم ۴۳۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۸۹۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۲۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۹۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۰۰۷۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۵۳۴۷ میں یہاں 'الْمُصَوِّرَ' کے بجاے صیغۂ جمع 'الْمُصَوِّرِيْنَ' آیا ہے۔

۔۔۔ ۳ ۔۔۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا

فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ[1].

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز بغیر کاٹے نہیں چھوڑتے تھے، جس میں صلیب کی تصویر بنی ہو[1]۔

۱۔ اِس لیے کہ صلیب نصاریٰ کے ہاں ایک مقدس علامت بن چکی تھی اور اُس کے ساتھ اُن کے وہی جذبات وابستہ تھے جو مشرکین کے اپنے اوثان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا مسیح علیہ السلام، جنھیں وہ خدا کا اکلوتا بیٹا سمجھتے ہیں، اُن کے عقیدے کے مطابق اِسی پر چڑھائے گئے اور اپنے ماننے والوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کرتے ہوئے اِسی سے اپنے آسمانی باپ کے پاس گئے تھے۔ اِس سے وہ علت مزید واضح ہو جاتی ہے جو ہم نے اوپر تصویر کی حرمت کے لیے بیان کی ہے، کیونکہ صلیب بے جان ہی ہوتی ہے۔ اُس کی تصویروں کو کاٹ دینے کی وجہ اگر کوئی ہو سکتی ہے تو وہی ہو سکتی ہے جو ہم نے اوپر بیان کر دی ہے۔ آگے جن پردوں اور کپڑوں کا ذکر بعض روایتوں میں ہوا ہے، اُن کی تصویروں کو بھی اِسی روشنی میں سمجھنا چاہیے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۵۹۹۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے متابعات کے مصادر یہ ہیں: مسند اسحاق، رقم ۱۴۰۵، ۱۶۹۰، ۱۷۵۲۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۶۱، ۲۶۱۴۲۔ صحیح بخاری، رقم ۵۹۵۲۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۷۰۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۶۴۱۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۴۵۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۷۱۔

صحیح بخاری، رقم ۵۹۵۲ میں یہ روایت اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ' ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز بغیر توڑے نہیں چھوڑتے تھے، جس میں صلیب کی تصویریں بنی ہوں''، جب کہ مسند اسحاق، رقم ۱۶۹۰ میں یہ الفاظ ہیں: 'إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهِ ثَوْبًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَصَّهُ' ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کوئی ایسا کپڑا بغیر کاٹے نہیں چھوڑتے تھے، جس میں صلیب کی تصویر بنی ہو''۔

۴

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:[1] دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ [يَوْمَ الْفَتْحِ[2]] وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا[3]، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ كَانَ فِي يَدِهِ [فَتَسَّاقَطُ عَلٰى وُجُوهِهَا[4]]، وَيَقُولُ: ”﴿**جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا**﴾[الإسراء: ٨١]، ﴿**جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ**﴾“ [سبأ:٤٩].

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے تھے۔[1] آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ اُس سے اُن کو مارنے لگے تو وہ پے بہ پے منہ کے بل گرتے چلے گئے۔[2] آپ اُس وقت کہہ رہے تھے: حق آ گیا اور باطل مٹ گیا اور یہ باطل مٹنے ہی والا تھا (بنی اسرائیل ۱۷:۸۱)۔ حق آ گیا اور حقیقت یہ ہے کہ باطل نہ ابتدا کرتا ہے، نہ اعادہ[3] (سبا ۳۴:۴۹)۔

۱۔ یہ بت بھی، ظاہر ہے کہ مجرد آرٹ کے پہلو سے نہیں، بلکہ پرستش ہی کے لیے بنائے گئے تھے۔

۲۔ یہ اِس لیے کہ اب آپ کے پاس قوت نافذہ تھی اور قرآن مجید میں آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ جزیرہ نمائے عرب میں دین خالص اللہ ہی کے لیے ہو جانا چاہیے: ’﴿وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ﴾‘ (الانفال ۸:۳۹)۔ اِس کی تفصیلات کے لیے دیکھیے، ہماری کتاب ”میزان“ میں ”قانون جہاد“ اور ”مقامات“ میں ”خدا کے فیصلے“ کے زیر عنوان ہمارے مضامین۔

۳۔ اس موقع پر اِن آیات کی تلاوت بھی اُسی حقیقت کو واضح کرتی ہے جو ہم نے بتوں اور تصویروں کے بارے میں اوپر بیان کی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اس روایت کا متن اصلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۹۰۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابن مسعود رضی اللہ

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی تفاوت کے ساتھ اِس کے بقیہ طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند حمیدی، رقم ۸۶۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۱۷۸۔ مسند احمد رقم ۳۵۸۴۔ صحیح بخاری، رقم ۲۴۷۸، ۴۲۸۷، ۴۷۲۰۔ صحیح مسلم، رقم ۱۷۸۱۔ سنن ترمذی، رقم ۳۱۳۸۔ مسند بزار، رقم ۱۸۰۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۲۳۳، ۱۱۳۶۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۹۶۷۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۷۸۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۶۲۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۲۱۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۳۰۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۰۵۳۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۵۵۰۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۴۲۸۷۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۲۴۷۸ میں یہاں 'صَنَمًا' ''بت'' کے بجائے 'نُصُبًا' ''عبادت کے لیے نصب کیے گئے پتھر'' کا لفظ نقل ہوا ہے، جس کی جمع 'أَنْصَاب' آتی ہے۔*

۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۳۰۳۔

۵

عن جَابِرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ:[۱] إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا، وَلَمْ يَدْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهِ[۲].

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کے دن، جب کہ آپ بطحا میں تھے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ کعبہ میں جا کر اُس کے اندر سب تصویریں مٹا دیں۔ چنانچہ آپ اُس وقت تک بیت اللہ میں داخل نہیں ہوئے، جب تک اُس میں موجود تمام تصویروں کو مٹا نہیں دیا گیا[۱]۔

۱۔ یعنی بیت اللہ کے اندر رکھی ہوئی تصویروں کو مٹا نہیں دیا گیا۔ اوپر کی روایت میں تصریح ہے کہ بیت اللہ کے

---

* تفصیل کے لیے دیکھیے: الدكتور موسى شاهين لاشين، **فتح المنعم شرح صحيح مسلم**، (د.م: دار الشروق، ط ١، ١٤٢٣هـ/ ٢٠٠٢م)، ج٧، ص٢٥٩.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.org

باہراور اُس کے صحن میں جو بت رکھے گئے تھے، وہ آپ نے خود اپنی چھڑی سے گرائے تھے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۵۱۰۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۱۴۵۹۶، ۱۵۲۶۱۔ سنن ابی داود، رقم ۴۱۵۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۷۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۹۷۲۳، ۱۴۵۶۲۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۵۲۶۱ میں اِس واقعے کی مزید تفصیل اِس طرح نقل ہوئی ہے: 'عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ فِي الْكَعْبَةِ صُوَرٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَمْحُوَهَا، فَبَلَّ عُمَرُ ثَوْبًا وَمَحَاهَا بِهِ، فَدَخَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا فِيهَا مِنْهَا شَيْءٌ' ''کعبہ میں بہت سی تصویریں تھیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ اُنھیں مٹا دیں۔ سیدنا عمر نے ایک کپڑا بھگویا اور اُس سے اُن تصویروں کو مٹا دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت وہاں کوئی تصویر باقی نہیں تھی''۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۔۔۔ ۶ ۔۔۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ[1] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْ أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، [أَمَا وَاللّٰهِ[2]] لَقَدْ عَلِمُوا مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ''، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِي الْبَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو بتوں کے ہوتے بیت اللہ کے اندر جانے کو تیار نہیں ہوئے۔ چنانچہ آپ نے اُن کے بارے میں حکم دیا اور وہ

نکال دیے گئے۔ اِنھی میں ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بھی نکالی گئیں، جن کے ہاتھوں میں جوے کے تیر تھے[1]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو فرمایا: اِن پر خدا کی مار، بخدا یہ خوب جانتے تھے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام نے کبھی جوے کے تیروں سے قسمت معلوم نہیں کی۔ اِس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، پھر اُس کے کونوں میں کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور باہر آ گئے۔ آپ نے اُس کے اندر نماز نہیں پڑھی[2]۔

۱۔ اِس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کس نوعیت کی تصویریں تھیں جو اُس زمانے میں بالعموم بنائی جاتی تھیں۔ روایت ۱ کے تحت ہم نے اِسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۲۔ یعنی اِس موقع پر نماز نہیں پڑھی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۴۲۸۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے باقی طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۳۰۹۳۔ صحیح بخاری، رقم ۱۶۰۱۔ سنن ابی داود، رقم ۲۰۲۷۔

بعض روایتوں، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۳۳۵۲ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے یہ بات اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتّٰى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ، وَرَأَى [تَمَاثِيلَ]* إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ، فَقَالَ: "قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ"'، ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اُس وقت تک اُس میں داخل نہیں ہوئے، جب تک آپ کی ہدایت کے مطابق اُنھیں مٹا نہیں دیا گیا اور آپ نے ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی مورتیں بھی دیکھیں جن کے ہاتھوں میں جوے کے تیر تھے۔ اُنھیں دیکھ کر آپ نے فرمایا: اِن پر خدا کی مار، بخدا ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام نے کبھی جوے کے تیروں سے قسمت معلوم نہیں کی''۔

اِس متن کے متابعات جن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۸۵۔ مسند احمد،

---

* الفوائد، تمام رازی، رقم ۱۱۷۶۔

رقم ۳۴۵۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۶۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۱۸۴۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۴۰۱۹۔ فوائد، تمام رازی، رقم ۱۱۷۶۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۳۰۹۳۔

— ۷ —

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ:[۱] لَمَّا اطْمَأَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ طَافَ عَلٰى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، فَوَجَدَ فِيهَا حَمَامَةَ عَيْدَانٍ، فَكَسَرَهَا، ثُمَّ قَامَ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ، فَرَمٰى بِهَا، وَأَنَا أَنْظُرُ.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح کے سال جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان ہوا تو آپ نے ایک اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک عصا تھا، جس سے آپ حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔ اِس کے بعد آپ کعبے میں داخل ہوئے تو وہاں ایک کبوتری کی مورت دیکھی جو لکڑیوں سے بنی تھی۔ آپ نے اُس کو توڑ ڈالا۔ پھر آپ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور میری آنکھوں کے سامنے اُس ٹوٹی ہوئی کبوتری کو باہر پھینک دیا۔[۱]

۱۔ آپ کے اِس طرز عمل سے واضح ہے کہ یہ کبوتری بھی کسی مشرکانہ عقیدے ہی کے تحت بنائی گئی اور بیت اللہ کے اندر رکھی گئی ہوگی، لیکن جن لوگوں کو آپ نے اصنام واوثان سے بیت اللہ کو پاک کرنے پر مامور فرمایا، اُنھوں نے غالباً اِسے تزئین کی کوئی چیز سمجھا اور اُٹھا کر باہر نہیں پھینکا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن سنن ابن ماجہ، رقم ۲۹۴۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

تفصیلات کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۳۱۹۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۱۰۔ معرفۃ الصحابۃ، ابونعیم، رقم ۲۱۷۷، ۲۲۷۷۔

— ۸ —

عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا [فِي بَيْتٍ[2]] إِلَا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَا سَوَّيْتَهُ[3].

ابو ہیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھ سے علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں اُسی مہم پر بھیج رہا ہوں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا اور وہ یہ کہ تم کسی گھر میں کوئی مورت نہ چھوڑو، جسے توڑ نہ دو[1] اور کوئی اونچی قبر نہ چھوڑو، جسے زمین کے برابر نہ کر دو[2]۔

۱۔ یہاں بھی، ظاہر ہے کہ اُسی طرح کی مورتیں مراد ہیں جن کی وضاحت اوپر ہوئی ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اِن مورتوں کو مٹا دینے کی ہدایت کے باوجود یہ بعض جگہوں پر موجود تھیں یا غالباً فتنۂ ارتداد کے زمانے میں کہیں کہیں دوبارہ بن گئی تھیں اور ایک خلیفۂ راشد کو وہی اقدام ایک مرتبہ پھر کرنا پڑا جو اِس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر چکے تھے۔

۲۔ یعنی وہ قبر جس کے ساتھ مذہبی تقدس وابستہ ہو، جیسا کہ دنیا کی بہت سی قوموں میں اُن کے انبیا اور اولیا کی قبروں کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہ حکم توحید کے عالمی مرکز کے طور پر جزیرہ نماے عرب کی خاص حیثیت کے پیش نظر دیا گیا جو اُسے خود پروردگار عالم نے دی ہے اور جس کے تحت اُس کے اندر کوئی ایسی چیز گوارا نہیں کی جا سکتی جس میں شرک اور اُس کے متعلقات کا کوئی شائبہ بھی ہو سکتا ہو۔ دنیا کے دوسرے علاقوں سے اِس حکم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اُن میں قانون کی طاقت سے صرف وہی چیزیں روکی جا سکتی ہیں جن میں کسی کی حق تلفی یا اُس کی جان، مال اور آبرو کے خلاف کسی زیادتی کا اندیشہ ہو۔ اِس کی تفصیلات کے لیے دیکھیے، ہماری کتاب ''مقامات'' میں مضامین: ''خدا کے فیصلے'' اور ''قانون کی بنیاد''۔

www.javedahmadghamidi.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۴۱۷ سے لیا گیا ہے، اِس کی روایت تنہا علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہے۔ اسلوب کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۵۰۔ مسند احمد، رقم ۱۰۶۴۔ صحیح مسلم، رقم ۹۶۹۔ سنن ابی داود، رقم ۳۲۱۸۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۴۹۔ مسند بزار، رقم ۹۱۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۳۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۶۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۵۰، ۶۱۴۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۳۶۶، ۱۳۶۷۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۱۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۶۷۵۷۔

۲۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۱۲۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۳۱ میں یہ روایت اِن الفاظ نقل ہوئی ہے: 'قَالَ عَلِيٌّ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا صُوْرَةً فِيْ بَيْتٍ إِلَّا طَمَسْتَهَا' ''میں تمھیں اُسی مہم پر بھیج رہا ہوں، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔ تم ہرگز کوئی اونچی قبر نہ چھوڑنا، جسے زمین کے برابر نہ کر دو اور نہ کسی گھر میں کوئی مورت چھوڑنا، جسے توڑ نہ دو''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ـــــ ۹ ـــــ

قَالَ أَبُو زُرْعَةَ[1]: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ[2] [وَهِيَ تُبْنَى[3]]، فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ [فِي الْجِدَارِ[4]]، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "[قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ[5]]: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً، وَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، [وَلْيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً[6]]".

ابوزرعہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک گھر بن رہا تھا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں اُس میں گیا تو اُنھوں نے دیکھا کہ اُس کے اوپر ایک مصور اُس کی دیوار میں تصویریں بنا رہا ہے۔ اِس پر ابوہریرہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو میری تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرے؟[1] یہ لوگ ایک دانہ، ایک ذرہ یا ایک جو ہی بنا کر دکھائیں[2]۔

۱۔ یہ قرآن کی کوئی آیت نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے۔ اِس طرح کی روایات جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات آپ نے اپنے الفاظ میں بیان کی ہے، اِس کے علاوہ بھی نقل ہوئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص محض تصویر یا مجسمہ نہ بنائے، جس طرح کہ مصور اور مجسمہ ساز بناتے ہیں، بلکہ اِس خیال سے میرے شریک تخلیق کرنے کی کوشش کرے کہ اُس کی بنائی ہوئی یہ تصویریں اور مجسمے بھی گویا اُسی طرح حقیقی شخصیت کے حامل ہو گئے ہیں، جس طرح میری مخلوقات ہوتی ہیں، اور اُن سے پرستش اور استعانت کے لیے اب وہی جذبات اور توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں جو زندہ معبودوں کے ساتھ وابستہ کی جاتی ہیں۔ 'يَخْلُقُ كَخَلْقِي' کی تعبیر یہاں اِسی پہلو سے اختیار کی گئی ہے۔ اِس طرح کا خیال سراسر افترا علی اللہ ہے۔ چنانچہ اِسی بنا پر فرمایا ہے کہ اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو ایسی تخلیق کی جسارت کرے؟

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۲۔ یعنی اُس طرح بنا کر دکھائیں، جس طرح خدا نے بنایا ہے۔ یہ تو محض ایک شبیہ بنا کر اُس کو حقیقی شخصیات کی طرح صاحب اختیار اور نافع وضار سمجھنے کی حماقت میں مبتلا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات، ظاہر ہے کہ اُنھی مصوروں کے بارے میں کہی ہوگی جو اپنی بنائی ہوئی تصویروں کے بارے میں اِس طرح کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اوپر روایت ۸ سے معلوم ہو چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرہ نماے عرب سے تمام مشرکانہ تصویریں مٹا دینے کی ہدایت کی تھی۔ اِس کے بعد یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ لوگوں نے وہی تصویریں زمانۂ رسالت کے متصل بعد اور وہ بھی مدینہ میں دوبارہ بنانا شروع کر دی تھیں۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگر آپ کے اِس ارشاد کا اطلاق اپنے سامنے کسی مصور کی بنائی ہوئی عام تصویروں پر کیا ہے تو اِسے اُن کی غلط فہمی سمجھنا چاہیے۔ علما و فقہا کی ایک بڑی تعداد تصویر کے باب میں اِس غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتی ہے تو اُن سے بھی اِس کا صدور مستبعد نہیں ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۵۹۵۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جاسکتے ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم

۲۵۲۱۱۔ مسند اسحاق، رقم ۱۶۳۔ مسند احمد، رقم ۷۱۶۶، ۷۵۲۱، ۹۸۲۴، ۱۰۸۱۹۔ صحیح بخاری، رقم ۷۵۵۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۱۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۶۸۔

۲۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۲۱۱ میں یہاں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ، فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ' ''میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں داخل ہوا تو اُنھوں نے اُس میں کچھ تصویریں دیکھیں''، جب کہ مسند اسحاق، رقم ۱۶۳ میں ہے: 'دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا ابْتُنِيَ لِسَعِيدٍ بِالْمَدِينَةِ أَوْ لِمَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ' ''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں ایک گھر میں داخل ہوا جو مدینہ میں سعید کے لیے یا مروان کے لیے تعمیر کیا گیا تھا''۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۷۱۶۶۔

۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۹۔

۵۔ صحیح بخاری، رقم ۷۵۵۹۔

۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۲۱۱۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۰

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّهَا قَالَتْ:[۱] لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ قَدْ أَتَيَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرْنَ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَذَكَرْنَ مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: "إِنَّ أُولٰئِكَ [قَوْمٌ[۲]] إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا [وَصَوَّرُوهُ[۳]]، ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ [يَوْمَ الْقِيَامَةِ[۴]]".

ام المومنین سیدہ عائشہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو آپ کی بیویوں میں

سے کسی نے اُس گرجے کا ذکر کیا جو اُنھوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا۔ ام سلمہ اور ام حبیبہ حبشہ جا چکی تھیں، لہٰذا جو گرجا اُنھوں نے اُس سرزمین میں دیکھا تھا، اُس کا ذکر کیا، جس کا نام ماریہ تھا۔ اُنھوں نے اُس کی خوب صورتی اور اُس میں تصویروں کا بھی ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اِن میں کوئی صالح آدمی دنیا سے رخصت ہو جاتا تو اُس کی قبر پر عبادت گاہ بناتے اور اُس کی مورت بنا لیتے، پھر یہی نہیں، اُس عبادت گاہ میں اِسی طرح تصویریں بناتے تھے[1]۔ یہی ہیں جو قیامت کے دن خدا کے نزدیک بدترین خلائق ہوں گے۔

۱۔ یعنی جس طرح سیدہ مریم اور سیدنا مسیح کی تصویریں بنائی جاتی ہیں، اُسی طرح اپنے بعض صالحین کی تصویریں بنا کر اُنھیں بھی مشرکانہ عقیدت کے ساتھ گرجوں اور خانقاہوں میں رکھ لیتے تھے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً موطا مالک (روایۃ ابی مصعب الزہری)، رقم ۱۹۴۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے متابعات کے مراجع یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۷۵۴۸، ۱۱۸۱۵۔ مسند اسحاق، رقم ۷۶۸، ۷۶۹۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۵۲۔ صحیح بخاری، رقم ۴۲۷، ۴۳۴، ۱۳۴۱، ۳۸۷۳۔ صحیح مسلم، رقم ۵۲۸۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۷۰۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۸۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۶۲۹۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۷۹۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۸۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۲۲۰۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۴۳۴۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۷۵۴۸۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۵۲۔

۱۱

إِنَّ عَائِشَةَ، تَقُولُ:[1] دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ

سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ، وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: ”يَا عَائِشَةُ، أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الَّذِينَ يُضَاهُونَ[۲] بِخَلْقِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى“[۳]. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ[۴].

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے گھر کے ایک روشن دان کو باریک پردے سے ڈھانپ رکھا تھا، جس پر مورتیں بنی تھیں۔ آپ نے جیسے ہی اُس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آپ نے فرمایا: عائشہ، قیامت کے دن اللہ کے ہاں اُن لوگوں کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا جو اللہ کی تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں[۱]۔ سیدہ کہتی ہیں کہ پھر ہم نے اُس پردے کو کاٹا اور اُس سے دو یا تین تکیے بنا لیے[۲]۔

۱۔ یعنی مورتوں کو حقیقی شخصیات کی طرح صاحب اختیار اور نافع وضار سمجھ کر بناتے اور اِس طرح گویا اللہ کی تخلیق کے مانند تخلیق کی کوشش کرتے ہیں۔

۲۔ اِس کے نتیجے میں، ظاہر ہے کہ تصویریں مسخ ہو گئیں اور اُن کے بارے میں کسی غلط تاثر کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں رہا۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی بھی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اسلوب کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے متابعات جن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۸۴۔ مسند حمیدی، رقم ۲۵۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۲۰۸۔ مسند اسحاق، رقم ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۷۵۔ مسند احمد، رقم ۲۴۰۸۱، ۲۴۵۳۶، ۲۴۵۵۶، ۲۴۵۶۳، ۲۵۶۳۱، ۲۵۸۳۹۔ صحیح بخاری، رقم ۵۹۵۴، ۶۱۰۹۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۵۶، ۵۳۵۷، ۵۳۶۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۹۳، ۹۶۹۴، ۹۶۹۵، ۹۷۰۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۰۹، ۴۴۶۹، ۴۵۲۴، ۴۷۲۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۴۷۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۹۱۷۰۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۵۶، ۱۴۵۵۷، ۱۴۵۵۸، ۱۴۵۷۳۔

۲۔کئی طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۴۵۶۳ میں یہاں 'یُضَاهُونَ' کے بجائے 'یُشَبِّهُونَ' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ معنی کے اعتبار سے دونوں مترادف ہیں۔

۳۔صحیح بخاری، رقم ۶۱۰۹ میں یہاں یہ الفاظ ہیں: 'إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِینَ یُصَوِّرُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ' ''قیامت کے دن جن لوگوں کو سخت ترین عذاب دیا جائے گا، اُن میں وہ بھی ہیں جو اِس طرح کی تصویریں بناتے ہیں''۔

۴۔سیدہ کی یہ بات معمولی تفاوت کے ساتھ اس باب کے کئی طرق میں نقل ہوئی ہے۔

۱۲

عَنْ عَائِشَةَ[۱] أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِیهَا تَصَاوِیرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ یَدْخُلْهُ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِیَةَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَإِلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ[۲]، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟'' قُلْتُ: اشْتَرَیْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَیْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ''إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُعَذَّبُونَ، فَیُقَالُ لَهُمْ: أَحْیُوا مَا خَلَقْتُمْ[۳]''، وَقَالَ: ''إِنَّ الْبَیْتَ الَّذِي فِیهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ''.

سیدہ ہی سے مروی ہے کہ اُنھوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں[۱]۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو دیکھا تو آپ دروازے ہی پر کھڑے ہو گئے، اندر داخل نہیں ہوئے اور میں نے آپ کے چہرے سے ناراضی محسوس کی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، میں اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ کے لیے خریدا ہے کہ آپ اِس پر بیٹھیں اور اِس سے ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا: اِن تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اِن سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے، اِس کو زندہ کرو[2] اور فرمایا کہ جس گھر میں اِس طرح کی تصویریں ہوں، اُس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے[3]۔

۱۔ یعنی تکیے کے لحاظ سے بنی ہوئی تھیں، کسی تصویر والے پردے کو اِس تکیے کے لیے کاٹا نہیں گیا تھا، جیسا کہ پچھلی روایت میں مذکور ہے۔

۲۔ یہ، ظاہر ہے کہ اُن کی فضیحت کے لیے ہوگا، اِس لیے کہ وہ اُن کے بارے میں یہی عقیدہ رکھتے اور نافع وضار سمجھ کر اُن سے استعانت کرتے تھے۔

۳۔ یہ مضمون جن روایتوں میں بیان ہوا ہے، اُن کی وضاحت ہم ''فرشتے، تصاویر اور کتا'' کے زیرعنوان اِسی کتاب میں کر چکے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن صحیح بخاری، رقم ۲۱۰۵ سے لیا گیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے الفاظ کے معمولی تفاوت اور اجمال و تفصیل کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے بقیہ طرق اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: موطا مالک، رقم ۱۷۳۶۔ مسند احمد، رقم ۲۴۴۱۷، ۲۴۵۱۰، ۲۵۸۶۹، ۲۶۰۹۰۔ صحیح بخاری، رقم ۵۱۸۱، ۵۹۵۷، ۵۹۶۱، ۷۵۵۷۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۱۵۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۶۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۷۰۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۳۸۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۴۹۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۴۵۔

۲۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۴۴۳۸ میں یہاں یہ الفاظ آئے ہیں: 'أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُخْطِ اللّٰهِ وَسُخْطِ رَسُولِهِ' ''میں اِس بات سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ میں اُس کو اور اُس کے رسول کو ناراض کروں''۔

۳۔ آپ کا یہی ارشاد کسی سیاق و سباق کے بغیر کم و بیش انھی الفاظ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہوا ہے۔ مثال کے طور پر السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۶۱ میں ہے: 'عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: ”إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ“

”ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِن تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔ اِن سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے، اِس کو زندہ کرو“۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اِس کے متابعات جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۹۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۲۱۰۔ مسند احمد، رقم ۴۴۷۵، ۴۷۰۷، ۵۱۶۸، ۵۷۶۷، ۶۰۸۴، ۶۲۶۲۔ صحیح بخاری، رقم ۵۹۵۱، ۷۵۵۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۰۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۷۰۲، ۹۷۰۳۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۲۰۴، ۶۰۲۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۶۶۔

۱۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[1] ”مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، عُذِّبَ[2] يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا“.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کوئی تصویر بنائی، اُسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اُس میں روح پھونکے[1] اور وہ نہیں پھونک سکے گا۔

۱۔ یعنی جس طرح دنیا میں اُس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ گویا وہ کوئی ذی روح ہستی ہے جو اُس کی دعائیں سنتی اور اُس کے لیے نفع وضرر کا باعث بنتی ہے، اُسی طرح اب اُس کو ذی روح بنا کر دکھائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۰۵۴۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے متابعات کے مراجع یہ ہیں: السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۶۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۹۹۔ شرح معانی الآثار،

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

طحاوی، رقم ۶۹۴۴۔

۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۶۰ میں یہاں 'عُذِّبَ' ''عذاب دیا جائے گا'' کے بجائے 'کُلِّفَ' ''مجبور کیا جائے گا'' کا لفظ نقل ہوا ہے۔

—— ۱۴ ——

عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ:[۱] كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُفْتِي النَّاسَ، لَا يُسْنِدُ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ فُتْيَاهُ حَتّٰى جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، وَإِنِّي أُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ، [فَمَا تَقُولُ فِيهَا؟[۲]]، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: ادْنُهْ – إِمَّا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا – فَدَنَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا، يُكَلَّفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَّنْفُخَ فِيهِ الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ [فِيهَا أَبَدًا[۳]]"[۴].

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

نضر بن انس کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے کسی فتوے کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیے بغیر لوگوں کو دینی مسائل میں اپنی رائے دے رہے تھے۔ اتنے میں عراق کا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُس نے کہا: میں عراق کا رہنے والا ہوں اور اِس طرح کی تصویریں بناتا ہوں[۱]، آپ اِن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے دو یا تین مرتبہ اپنے قریب ہونے کے لیے کہا۔ جب وہ قریب ہو گیا تو اُس سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بناتا ہے، اُسے قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ اُس میں روح پھونکے اور وہ اُس میں کبھی روح نہیں پھونک سکے گا[۲]۔

۱۔ یعنی اپنی بنائی ہوئی تصویریں دکھا کر کہا کہ اِس طرح کی تصویریں بناتا ہوں۔

۲۔ اِس کی وضاحت اوپر روایت ۱۳ کے تحت ہو چکی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے اِس ارشاد کا حوالہ یہاں، ظاہر ہے، اِسی لیے دیا ہوگا کہ عراقی شخص نے جو تصویریں اُنھیں دکھائیں، وہ اُسی طرح کی ہوں گی جن کے ساتھ مشرکانہ عقائد وابستہ ہوں یا وابستہ کیے جا سکتے ہوں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۱۶۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ متن کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۹۱۔ مسند حمیدی، رقم ۵۴۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۲۱۳۔ مسند احمد، رقم ۱۸۶۶، ۳۲۷۲، ۳۳۸۳۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۶۰۱۔ صحیح بخاری، رقم ۵۹۶۳، ۷۰۴۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۱۰۔ سنن ابی داود، رقم ۵۰۲۴۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۵۱۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۵۸، ۵۳۵۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۹۷، ۹۶۹۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۶۸۵، ۵۶۸۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۱۸۵۵، ۱۱۹۲۳، ۱۱۹۶۰، ۱۲۹۰۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۶۹، ۱۴۵۷۲۔

۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۹۷۔

۳۔ جامع معمر بن راشد، رقم ۱۹۴۹۱۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۳۳۸۳ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے آپ کا یہ ارشاد اِس اسلوب میں نقل ہوا ہے: ''مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا، وَعُذِّبَ وَلَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا'' ''جو شخص کوئی تصویر بناتا ہے، اُسے قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ اُس میں روح پھونکے اور اُسے عذاب دیا جائے گا۔ وہ اُس میں ہرگز روح نہیں پھونک سکے گا''۔ مسند حمیدی، رقم ۵۴۱ میں یہ الفاظ ہیں: ''مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ'' ''جو شخص کوئی تصویر بناتا ہے، اُسے قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور مجبور کیا جائے گا کہ اُس میں روح پھونکے، لیکن وہ ایسا نہیں کر پائے گا''، جب کہ بعض طرق، مثلاً سنن ابی داود، رقم ۵۰۲۴ میں یہی مضمون اِن الفاظ میں روایت ہوا ہے: ''مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ'' ''جو شخص کوئی تصویر بناتا ہے، قیامت کے دن اُس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُسے عذاب دے گا، یہاں تک کہ وہ اُس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۵

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ:[1] كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، إِنِّي رَجُلٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ؟ قَالَ: فَإِنِّي لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، [سَمِعْتُهُ يَقُولُ[2]]: ”مَنْ صَوَّرَ صُورَةً، فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مُعَذِّبُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا“، قَالَ: فَرَبَا لَهَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً، فَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَيْحَكَ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

سعید بن ابی حسن کی روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا۔ اُس نے کہا: اے ابن عباس، میں اِس طرح کی تصویریں بناتا ہوں اور میرا ذریعۂ معاش میرے ہاتھ کی یہی صنعت ہے۔ ابن عباس نے جواب دیا کہ میں تم سے وہی بات کہوں گا جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے کوئی تصویر بنائی، قیامت کے دن اللہ اُس کو عذاب میں مبتلا کرے گا اور نہیں چھوڑے گا، یہاں تک کہ وہ اُس میں روح پھونکے اور وہ کبھی اُس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔ یہ سن کر اُس شخص کی حالت غیر ہو گئی، اُس کا سانس چڑھنے لگا اور اُس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ ابن عباس نے یہ دیکھا تو فرمایا: تم پر افسوس، بندۂ خدا، اگر تمھارا اِس کے بغیر گزارا نہیں تو اِس درخت کی تصویر بنا لو یا کسی ایسی چیز کی بنا لو جس میں روح نہ ہو۔[1]

۱۔ پیچھے کے مباحث سے واضح ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات اگر فرمائی ہے تو غالباً اسی لیے فرمائی ہے کہ مشرکانہ جذبات بالعموم ذی روح ہستیوں ہی سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اِس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں اور

نہیں ہو سکتے کہ تصویر کی حرمت اُس کے ذی روح ہونے کی وجہ سے ہے۔ روایت ا کے تحت ہم اِس کے دلائل کی تفصیل کر چکے ہیں۔

متن کے حواشی

ا۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۳۳۹۴ سے لیا گیا ہے۔ کم و بیش اِنھی الفاظ کے ساتھ اِس واقعے کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: صحیح بخاری، رقم ۲۲۲۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۲۵۷۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۴۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۲۷۷۲، ۱۲۷۷۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۴۵۷۹۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۲۲۲۵۔

۱۶

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، قَالَ:[1] جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ، إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ، وَأَصْنَعُ هٰذِهِ الصُّوَرَ، فَأَفْتِنِي فِيهَا، قَالَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ، فقَالَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا مِنْهُ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ، قَالَ: أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ”كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ تُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ“، [وقَالَ:[2]] فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَاجْعَلِ[3] الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ.

اِنھی سعید بن ابی حسن کا بیان ہے کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو عباس، میں ایک مصور ہوں اور اِس طرح کی تصویریں بناتا ہوں، مجھے اِن کے بارے میں فتویٰ دیجیے۔ ابن عباس نے کہا: میرے قریب ہو جاؤ، وہ قریب ہوا تو کہا: اور قریب ہو جاؤ۔ وہ اور قریب ہو گیا، یہاں تک کہ اُنھوں نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میں تمھیں وہ بات بتاتا ہوں جو

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے کہ ہر تصویریں بنانے والا دوزخ میں جائے گا۔[2] پھر اُس نے جتنی تصویریں بنائی ہوں گی، اتنے ہی اشخاص پیدا کیے جائیں گے جو اُس کو دوزخ میں عذاب دیں گے۔ اور فرمایا: سو تمھارا اگر اِس کے بغیر گزارا نہیں تو درخت کی تصویر بنالو یا کسی ایسی چیز کی جس میں روح نہ ہو۔[3]

۱۔ یہ خاص شفقت کا انداز ہے جس سے مقصود یہ تھا کہ سائل وہ بات سننے کے لیے تیار ہو جائے جو اُس کے لیے گراں ہو سکتی ہے۔

۲۔ یعنی اُس طرح کی تصویریں بنانے والا جو کسی مشرکانہ عقیدے کے تحت بنائی جائیں، جیسا کہ پیچھے وضاحت ہو چکی ہے۔

۳۔ اِس لیے کہ اِس طرح کی چیزوں کے ساتھ مشرکانہ جذبات بالعموم وابستہ نہیں ہوتے۔ تاہم کسی جگہ وابستہ ہو گئے ہوں تو اِن کی تصویروں کا حکم بھی وہی ہو گا جو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اِس واقعے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بیان کیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۸۱۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی تنہا ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ کم و بیش اِنھی الفاظ کے ساتھ اِس واقعے کا متن صحیح مسلم، رقم ۲۱۱۰ میں بھی روایت ہوا ہے۔

۲۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۱۰۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۲۱۱۰ میں یہاں 'فَاجْعَلْ' کے بجائے 'فَاصْنَعْ' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ معنی کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:[1] ''يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: أَلَا يَتْبَعُ

كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ؟ فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ، وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ، وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ، فَيَتْبَعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ...".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک ہی میدان میں لوگوں کو جمع کرے گا۔ پھر جہانوں کا پروردگار یکایک سامنے آ کر فرمائے گا: کیا سب لوگ اپنے معبودوں کے پیچھے کھڑے نہیں ہوں گے؟ چنانچہ صلیب پوجنے والوں کے لیے صلیب، مورتیں پوجنے والوں کے لیے مورتوں اور آگ کی پرستش کرنے والوں کے لیے آگ کو متمثل کر دیا جائے گا اور وہ اپنے معبودوں کے پیچھے ہو جائیں گے[۱]۔

۱۔ یہ روایت اُسی مدعا کو مزید واضح کر دیتی ہے جو ہم نے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے سمجھا ہے کہ تصویروں کی ممانعت جو کچھ بھی روایتوں میں بیان ہوئی ہے، وہ اُن کی عبادت اور اُن سے متعلق مشرکانہ جذبات ہی کی بنا پر ہوئی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ترمذی، رقم ۲۵۵۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے باقی طرق ابن خزیمہ، التوحید واثبات صفات الرب، رقم ۱۲۳ اور ۲۵۱ میں اور ابن مندہ، کتاب الایمان، رقم ۸۱۵ میں دیکھ لیے جا سکتے ہے۔

۱۸

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "... يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، قَالَ: فَيُقَالُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ، قَالَ: فَيَتْبَعُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ الشَّمْسَ الشَّمْسَ فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، وَيَتْبَعُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْقَمَرَ الْقَمَرَ فَيَتَسَاقَطُونَ

فِي النَّارِ، وَيَتبَعُ الَّذِينَ كَانُوا يَعبُدُونَ الأَوثَانَ الأَوثَانَ، وَالَّذِينَ كَانُوا يَعبُدُونَ الأَصنَامَ الأَصنَامَ فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، قَالَ: وَكُلُّ مَن كَانَ يُعبَدُ مِن دُونِ اللّٰهِ حَتّٰى يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ...".

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک ہی میدان میں لوگوں کو جمع کرے گا۔ آپ نے فرمایا: اِس کے بعد اُن سے کہا جائے گا کہ ہر شخص اپنے معبود کے پیچھے چلے۔ فرمایا کہ پھر جو لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے، وہ اُس کے پیچھے چلیں گے اور پے در پے جہنم میں جا گریں گے اور چاند کو پوجنے والے اُس کے پیچھے چلیں گے اور پے در پے دوزخ میں گر جائیں گے اور بتوں اور مورتوں کے پوجنے والے اُن کے پیچھے چل کر پے در پے جہنم میں جا پڑیں گے۔ آپ نے فرمایا: خدا کے سوا ہر وہ چیز جس کی عبادت کی جاتی تھی، وہ اپنے پیرووں کو لے کر چلے گی، یہاں تک کہ وہ سب دوزخ میں گر جائیں گے[1]۔

۱۔ یہ اُسی مضمون کی وضاحت ہے جو سورۂ انبیا (۲۱) کی آیت ۹۸ میں بیان ہوا ہے: ﴿إِنَّكُم وَمَا تَعبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُم لَهَا وَارِدُونَ﴾ ''تم اور تمھارے معبود جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے رہے ہو، اب جہنم کا ایندھن ہیں''۔ بتوں اور مورتوں کی مذمت جس پہلو سے ہوئی ہے، وہ اِس روایت سے بھی واضح ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۱۱۲۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند احمد، رقم ۱۱۱۲۷۔ السنۃ، ابن ابی عاصم، رقم ۶۳۴۔ التوحید واثبات صفات الرب، ابن خزیمہ، رقم ۲۴۶۔

۱۹

عَن عُبَيدِ اللّٰهِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُتبَةَ بنِ مَسعُودٍ،[1] أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَبِي طَلحَةَ

الْأَنصَارِيّ يَعُودُهُ. قَالَ: فَوَجَدَ عِندَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنسَانًا. فَنزَعَ نَمَطًا مِنْ تَحْتِهِ. فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ: لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ. وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا قَدْ عَلِمْتَ. فَقَالَ سَهْلٌ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ“؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي.

عتبہ بن مسعود کے پوتے اور عبد اللہ کے بیٹے عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے اُن کے ہاں گئے تو اُنھوں نے دیکھا کہ سہل بن حنیف اُن کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر ہوا یہ کہ ابوطلحہ نے کسی شخص کو بلایا اور اُس نے اُن کے نیچے سے بچھونا کھینچ لیا۔ سہل بن حنیف نے پوچھا: کیوں کھینچتے ہو؟ ابوطلحہ نے جواب دیا: اِس لیے کہ اُس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے، وہ تمھیں معلوم ہی ہے۔ اِس پر سہل نے کہا: کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ سوا ے اُن کے جو کپڑوں میں نقش ہوں[1]؟ ابوطلحہ نے کہا: ہاں، لیکن مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے[2]۔

۱۔ یہ معلوم ہے کہ کپڑے پہننے یا بچھا کر بیٹھنے کی چیز ہیں، لہٰذا اُن میں منقوش تصویروں میں بھی وہ علت بالعموم باقی نہیں رہتی جس کی بنا پر اُنھیں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ یہ اُنھوں نے اپنا ذوق بیان کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ حرج نہیں، لیکن مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اِس طرح کے بچھونوں پر بھی کوئی تصویر گھر میں نہ رکھوں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن موطا مالک، رقم ۱۷۷۸ سے لیا گیا ہے۔ عبید اللہ سے اِس کے متابعات جن مصادر میں نقل

ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۵۹۷۹۔ سنن ترمذی، رقم ۱۷۵۰۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۳۴۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۸۱۔ مسند رویانی، رقم ۹۸۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۷۳۱۔

عبیداللہ ہی سے یہ واقعہ بعض طرق میں معلومات کے کچھ فرق کے ساتھ اس طرح بھی روایت ہوا ہے: 'عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ نَعُودُ أَبَا طَلْحَةَ فِي شَكْوَى فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَتَحْتَهُ بُسُطٌ فِيهَا صُوَرٌ، قَالَ: انْزِعُوا هٰذَا مِنْ تَحْتِي، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: أَوَمَا سَمِعْتَ يَاأَبَا طَلْحَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَهَى عَنِ الصُّوَرِ يَقُولُ: "إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ، أَوْ ثَوْبٌ فِيهِ رَقْمٌ"، قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي أَنْ أَنْزِعَهُ مِنْ تَحْتِي' ''عتبہ کے پوتے اور عبداللہ کے بیٹے عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک موقع پر ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ علیل تھے۔ چنانچہ میں اور عثمان بن حنیف عیادت کے لیے اُن کے ہاں گئے۔ ہم اُن کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اُن کے بچھونے میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ ابوطلحہ نے کہا: اِس کو میرے نیچے سے کھینچ لو۔ اِس پر عثمان نے اُن سے کہا: ابوطلحہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں سے منع کرتے ہوئے جو فرمایا تھا، کیا تم نے نہیں سنا تھا کہ سوائے اُن کے جو کپڑوں میں نقش ہوں؟ ابوطلحہ نے کہا: ہاں، لیکن مجھے یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ میں اِس کو نیچے سے کھینچ لوں'' (السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۹۶۸۰)۔

الفاظ کے معمولی تفاوت کے ساتھ یہ واقعہ اِسی تفصیل کے ساتھ اِن مراجع میں بھی دیکھ لیا جا سکتا ہے: مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۴۴۰۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۳۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۷۳۲۔

۲۰

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:[1] كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَأْتِينِي صَوَاحِبِي [فَيَلْعَبْنَ مَعِي[2]]، فَكُنَّ إِذَا رَأَيْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَمِعْنَ[3] مِنْهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ[4] يَلْعَبْنَ مَعِي[5].

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے گڑیوں سے

کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ کھیلنے کے لیے آ جاتی تھیں۔ پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتیں تو آپ سے چھپنے کی کوشش کرتی تھیں، لیکن آپ اُنھیں میرے پاس بھیج دیتے تھے، پھر وہ میرے ساتھ کھیلتی رہتی تھیں[1]۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ گڑیاں بھی اگرچہ ذی ارواح کی بنائی جاتیں اور ایک طرح کے مجسموں ہی کی صورت میں ہوتی ہیں، لیکن آپ اُن پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے، جیسا کہ اگلی روایتوں میں تصریح ہے۔ اوپر کی توضیحات سے واضح ہے کہ اُن پر اعتراض کی کوئی وجہ بھی نہیں ہوسکتی تھی، اِس لیے کہ اُن میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں تھا اور نہ ہونے کا اندیشہ تھا۔ سیدہ کے اِن کے ساتھ کھیلنے پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ دیہات کی زندگی سے واقف ہر شخص جانتا ہے کہ اِس طرح کی گڑیوں سے بڑی عمر کی لڑکیاں بھی بالعموم کھیلتی اور گھر در کے معاملات کو اُن کے ساتھ کھیلتے ہوئے، بالکل اُسی طرح ممثل کرتی ہیں، جس طرح ہمارے اِس زمانے میں ڈراموں اور تماثیل میں کیا جاتا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۲۵۹۶۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی بھی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ متن کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند اسحاق، رقم ۸۳، ۸۴، ۷۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۹۸۔ صحیح بخاری، رقم ۶۱۳۰۔ صحیح مسلم، رقم ۲۴۴۰۔ سنن ابی داود، رقم ۴۹۳۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۸۹۷، ۸۸۹۸، ۸۹۰۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۲۶۱، ۴۲۶۲، ۴۲۶۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۶۳، ۵۸۶۵، ۵۸۶۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۷۹، ۲۸۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۰۹۸۱۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۹۸۔

۳۔ بعض طرق، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۶۱۳۰ میں یہاں 'یَنْقَمِعْنَ' کے بجائے 'یَتَقَمَّعْنَ' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ معنی کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۴۔ مسند احمد، رقم ۲۴۲۹۸ میں یہاں 'یُدْخِلُهُنَّ عَلَيَّ' کے الفاظ ہیں، جو کہ معنی کے اعتبار سے مترادف ہی ہیں۔

۵۔ سنن ابی داود، رقم ۴۹۳۱ میں یہ روایت اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي الْجَوَارِي، فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ،

وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ‘‘ ’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لے آتے اور میری پاس میری سہیلیاں بیٹھی ہوتی تھیں۔ چنانچہ جب آپ تشریف لاتے تو وہ باہر چلی جاتی تھیں اور جب آپ تشریف لے جاتے تو وہ پھر سے اندر آ جاتی تھیں‘‘۔

۲۱

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ، وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ، فَقَالَ: ”مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ“؟ قَالَتْ: بَنَاتِي، وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: ”مَا هٰذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ“؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: ”وَمَا هٰذَا الَّذِي عَلَيْهِ“؟ قَالَتْ: جَنَاحَانِ، قَالَ: ”فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ“؟ قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا خیبر سے لوٹ کر آئے۔ اُن کے گھر کے طاق میں پردہ پڑا تھا۔ ہوا جو چلی تو اُس نے پردے کا ایک کونا اٹھا دیا جس سے اُن کے کھیلنے کی گڑیاں سامنے دکھائی دینے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: عائشہ، یہ کیا ہیں؟ اُنھوں نے کہا: میری گڑیاں ہیں۔ آپ نے دیکھا، اُن کے درمیان ایک گھوڑا تھا، جس کے کپڑے کے دو پر لگے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا: یہ میں اِن گڑیوں کے بیچ میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ اُنھوں نے کہا: گھوڑا ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ اِس کے اوپر کیا لگے ہیں؟ اُنھوں نے کہا: دو پر ہیں۔ آپ نے پوچھا: گھوڑا اور اُس کے دو پر؟ اُنھوں نے جواب دیا: آپ نے نہیں سنا، سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والے گھوڑے تھے؟ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس دیے، یہاں

تک کہ میں نے آپ کی ڈاڑھیں کھلی ہوئی دیکھیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن اصلاً سنن ابی داود، رقم ۴۹۳۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے متابعات کے مراجع یہ ہیں: السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۹۰۱۔ النفقۃ علی العیال، ابن ابی الدنیا، رقم ۵۵۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۶۴۔ الآداب، بیہقی، رقم ۶۲۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۲۰۹۸۲۔

۲۲

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: أَرْسَلَ[١] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلٰى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ: "مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ"، قَالَتْ: فَكُنَّا [بَعْدَ ذٰلِكَ[٢]] نَصُومُهُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ، وَنَذْهَبُ بِهِمْ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكٰى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ حَتّٰى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ. وَعَنْهَا فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ، قَالَتْ: [فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ، أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ حَتّٰى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ][٣].

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورا کی صبح مدینہ کے گرد انصار کی بستیوں میں پیغام بھیجا کہ جس کی صبح روزے کے ساتھ ہوئی ہے، وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جو روزے سے نہیں ہے، وہ باقی دن کا روزہ رکھ لے۔ ربیع کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ہم خود بھی اِس دن کا روزہ رکھتے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ ہم اُن کو مسجد میں بھی ساتھ لے کر جاتے اور اُن کے لیے رنگی ہوئی اون کی گڑیاں بنا لیتے تھے۔ پھر جب اُن میں سے کوئی کھانے کے لیے روتا تو اُن میں سے کوئی گڑیا اُسے دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا تھا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بعض دوسری روایتوں میں ہے کہ ربیع نے بتایا: پھر جب وہ کھانا مانگتے تو ہم اُنھیں یہ گڑیاں دے دیتے کہ وہ اُن سے بہلے رہیں، یہاں تک کہ اپنا روزہ پورا کر لیں۔

متن کے حواشی

ا۔ اِس واقعے کا متن اصلاً صحیح ابن حبان، رقم ۳۶۲۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راوی تنہا ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا ہیں۔ اِس کے متابعات جن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: صحیح بخاری، رقم ۱۹۶۰۔ صحیح مسلم، رقم ۱۱۳۶۔ النفقۃ علی العیال، ابن ابی الدنیا، رقم ۳۰۵۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۲۹۷۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۷۰۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۸۴۰۸۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۴۹۹۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۸۹۹۵۔

۲۔ صحیح مسلم، رقم ۱۱۳۶۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۱۱۳۶۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

المصادر والمراجع

ابن أبي أسامة أبو محمد الحارث بن محمد بن داهر التميمي البغدادي. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث.** ط١. تحقيق: د. حسين أحمد صالح الباكري. المدينة المنورة: مركز خدمة السنة والسيرة النبوية.

ابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد البغدادي. (١٤١٠هـ/١٩٩٠م). **النفقة على العيال.** ط١. تحقيق: د نجم عبد الرحمن خلف. الدمام: دار ابن القيم.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٩٩٧م). **المسند.** ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي وأحمد بن فريد المزيدي. الرياض: دار الوطن.

ابن أبي شيبة أبو بكر عبد الله بن محمد العبسي. (١٤٠٩هـ). **المصنف في الأحاديث والآثار.** ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن أبي عاصم أبو بكر أحمد بن عمرو الشيباني. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **الآحاد والمثاني.** ط١.

تحقيق: د. باسم فيصل أحمد الجوابرة. الرياض: دار الراية.

ابن أبي عاصم أبو بكر أحمد بن عمرو الشيباني. (١٤٠٠هـ). **السنة.** ط١. تحقيق: محمد ناصر الدين الألباني. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن الجعد علي بن الجعد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي. (١٤١٠هـ/١٩٩٠م). **المسند.** ط١. تحقيق: عامر أحمد حيدر. بيروت: مؤسسة نادر.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **الصحيح.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان أبو حاتم محمد بن حبان البُستي. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين.** ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعي.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب.** ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب.** ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** د.ط. بيروت: دار المعرفة.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان.** ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن حجر أحمد بن علي العسقلاني. (١٤١٩هـ). **المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية.** ط١. تحقيق: (١٧) رسالة علمية قدمت لجامعة الإمام محمد بن سعود. تنسيق: د. سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشثري. السعودية: دار العاصمة.

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق النيسابوري. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **كتاب التوحيد وإثبات صفات الرب.** ط٥. تحقيق: عبد العزيز بن إبراهيم الشهوان. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن خزيمة أبو بكر محمد بن إسحاق النيسابوري. (د.ت). **الصحيح.** د.ط. تحقيق: د.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

محمد مصطفى الأعظمي. بيروت: المكتب الإسلامي.

ابن راهويه إسحاق بن إبراهيم الحنظلي المروزي. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **المسند**. ط١. تحقيق: د. عبد الغفور بن عبد الحق البلوشي. المدينة المنورة: مكتبة الإيمان.

ابن ماجه أبو عبد الله محمد القزويني. (د.ت). **السنن**. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. د.م: دار إحياء الكتب العربية.

ابن المَلَك محمد بن عز الدين الرومي الكرماني الحنفي. (١٤٣٣هـ/٢٠١٢م). **شرح مصابيح السنة للإمام البغوي**. ط١. تحقيق ودراسة: لجنة مختصة من المحققين بإشراف نور الدين طالب. د.ن: إدارة الثقافة الإسلامية.

ابن منده أبو عبد الله محمد بن إسحاق العبدي. (١٤٠٦هـ). **الإيمان**. ط٢. تحقيق: د. علي بن محمد بن ناصر الفقيهي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِستاني. (د.ت). **السنن**. د.ط. تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة يعقوب بن إسحاق الإسفراييني النيسابوري. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **المستخرج**. ط١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **معرفة الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل بن يوسف العزازي. الرياض: دار الوطن للنشر.

أبو يعلي أحمد بن علي التميمي الموصلي. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **المسند**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **المسند**. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاري محمد بن إسماعيل أبو عبد الله الجعفي. (١٤٢٢هـ). **الجامع الصحيح**. ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار أبو بكر أحمد بن عمرو العتكي. (٢٠٠٩م). **المسند**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمن

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **الآداب**. ط١. تعليق: أبو عبد الله السعيد المندوه. بيروت: مؤسسة الكتب الثقافية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٠هـ/١٩٨٩م). **السنن الصغرى**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. كراتشي: جامعة الدراسات الإسلامية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٤هـ /٢٠٠٣م). **السنن الكبرى**. ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤٢٣هـ/٢٠٠٣م). **شعب الإيمان**. ط١. تحقيق: الدكتور عبد العلي عبد الحميد حامد. الرياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع.

البيهقي أبو بكر أحمد بن الحسين الخراساني. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطي أمين قلعجي. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذي أبو عيسى محمد بن عيسى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **السنن**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقي، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي.

تمام بن محمد أبو القاسم الرازي البجلي. (١٤١٢هـ). **الفوائد**. ط١. تحقيق: حمدي عبد المجيد السلفي. الرياض: مكتبة الرشد.

الحاكم أبو عبد الله محمد بن عبد الله النيسابوري. (١٤١١هـ/١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

الحميدي أبو بكر عبد الله بن الزبير القرشي الأسدي. (١٩٩٦م). **المسند**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن سليم أسد الداراني. دمشق: دار السقا.

الخطابي أبو سليمان حمد بن محمد الخطاب البستي. (١٣٥١هـ/١٩٣٢م). **معالم السنن**. ط١. حلب: المطبعة العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء.** ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبي شمس الدين أبو عبد اللّٰه محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة.** ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية - مؤسسة علوم القرآن.

الرُّوياني أبو بكر محمد بن هارون. (١٤١٦هـ). **المسند.** ط١. تحقيق: أيمن علي أبو يماني. القاهرة: مؤسسة قرطبة.

السيوطي جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج.** ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحق الحويني الأثري. الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الأوسط.** د.ط. تحقيق: طارق بن عوض اللّٰه بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. القاهرة: دار الحرمين.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **المعجم الصغير.** ط١. تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير. بيروت: المكتب الإسلامي.

الطبراني أبو القاسم سليمان بن أحمد الشامي. (د.ت). **المعجم الكبير.** ط٢. تحقيق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطحاوي أبو جعفر أحمد بن محمد الأزدي المصري. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **شرح معاني الآثار.** ط.١. تحقيق: محمد زهري النجار ومحمد سيد جاد الحق. د.م: عالم الكتب.

الطيالسي أبو داود سليمان بن داود البصري. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **المسند.** ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي. مصر: دار هجر.

الطيبي شرف الدين الحسين بن عبد اللّٰه. (١٤١٧هـ/١٩٩٧م). **الكاشف عن حقائق السنن المعروف بـــ شرح الطيبي على مشكاة المصابيح.** ط١. تحقيق: د. عبد الحميد

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

هنداوي. مكة المكرمة: مكتبة نزار مصطفى الباز.

عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **المنتخب من مسند عبد بن حميد.** ط١. تحقيق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي. القاهرة: مكتبة السنة.

العيني بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد الغيتابي الحنفي. (١٤٢٠هـ/١٩٩٩م). **شرح سنن أبي داود.** ط١. تحقيق: أبو المنذر خالد بن إبراهيم المصري. الرياض: مكتبة الرشد.

العيني بدر الدين أبو محمد محمود بن أحمد الغيتابي الحنفي. د.ت. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري.** د.ط. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

القاضي عياض بن موسى أبو الفضل اليحصبي. (١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **إكمال المعلم بفوائد مسلم.** ط١. تحقيق: الدكتور يحيى إسماعيل. مصر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع.

الكشميري محمد أنور شاه بن معظم شاه الهندي ثم الديوبندي. (١٤٢٦هـ/٢٠٠٥م). **فيض الباري على صحيح البخاري.** ط١. تحقيق: محمد بدر عالم الميرتهي. بيروت: دار الكتب العلمية.

مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني. (١٤٢٥هـ/٢٠٠٤م). **الموطا.** ط١. تحقيق: محمد مصطفى الأعظمي. أبو ظبي: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية.

مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني. (١٤١٢هـ). **الموطا** (رواية أبي مصعب الزهري). د.ط. تحقيق: بشار عواد معروف ومحمود خليل. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم بن الحجاج النيسابوري. (د.ت). **الجامع الصحيح.** د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

المُظهري الحسين بن محمود مظهر الدين الكوفي الشيرازي الحنفي. (١٤٣٣هـ/ ٢٠١٢م). **المفاتيح في شرح المصابيح.** ط١. تحقيق ودراسة: لجنة مختصة من المحققين

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بإشراف نور الدين طالب. وزارة الأوقاف الكويتية: دار النوادر، وهو من إصدارات إدارة الثقافة الإسلامية.

معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي البصري. (١٤٠٣هـ). **الجامع**. ط٢. تحقيق: حبيب الرحمن الأعظمي. بيروت:توزيع المكتب الإسلامي.

الملا القاري علي بن سلطان محمد أبو الحسن الهروي. (١٤٢٢هـ/٢٠٠٢م). **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح**. ط١. بيروت: دار الفكر.

المناوي زين الدين محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفين القاهري. (١٤٠٨هـ/١٩٨٨م). **التيسير بشرح الجامع الصغير**. ط٣. الرياض: مكتبة الإمام الشافعي.

المناوي زين الدين محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفين القاهري. (١٣٥٦هـ). **فيض القدير شرح الجامع الصغير**. ط١. مصر: المكتبة التجارية الكبرى.

موسى شاهين لاشين. (١٤٢٣هـ/٢٠٠٢م). **فتح المنعم شرح صحيح مسلم**. ط١. د.م: دار الشروق.

النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراساني. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرى**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبي. بيروت: مؤسسة الرسالة.

النووي يحيى بن شرف أبو زكريا. (١٤٢٨هـ/٢٠٠٧م). **الإيجاز في شرح سنن أبي داود**. ط١. تقديم وتعليق وتخريج: أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان. عمان – الأردن: الدار الأثرية.

النووي يحيى بن شرف أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com